

Posted On Kitab Nagri

هو کی عنایتیں

فضہ رمضان اور ہادیہ رحمان



www.kitabnagri.com

کتاب نگری

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.kitabnagri.com)

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.kitabnagri.com)

Posted On Kitab Nagri

هو کی عنایتیں

فضہ رمضان اور ہادیہ رحمان

باب نمبر ۱



✓ انجام اس کے ہاتھ میں ہے آغاز کر کے دیکھ

بھیگے ہوئے پروں سے پرواز کر کے دیکھ
www.kitabnagri.com

صبح کا وقت بہار کا موسم ہر طرف خوشبوؤں کا راج تھا۔ گھر میں ہر طرف چہل پہل ایسے معلوم ہوتا جیسے کوئی خوشیوں کی نوید سنارہا ہو۔ یہ منظر ہے عالم ہاؤس کی بالائی منزل کا جہاں سیڑیوں کے ساتھ ہی کمرے میں ان شہزادی صاحبہ کو تو دیکھیں جنہیں کسی چیز سے کوئی سروکار نہیں۔ تھوڑی دیر بعد جینز پہ کالی چھوٹی سی فرائک پہنے گلے میں دوپٹہ رول کر کے لئے دودھیا رنگت گالوں پہ لالی چوری

Posted On Kitab Nagri

آنکھوں میں شرارت اور ہونٹوں پہ مسکراہٹ سجائے وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی سیڑیاں اتر رہی تھی بیگ کندھے سے لٹکائے ہاتھ میں دو تین کتابیں پکڑے وہ یونیورسٹی جانے کے لیے بالکل تیار تھی۔ وہاں سے سیدھے وہ کھانے کے ٹیبل پہ آئی جہاں سربراہی کرسی پہ حدید عالم سائنڈ والی کرسی پہ رحمان عالم بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے۔ عالم صاحب کی وفات کے بعد یہ دونوں بھائی مل کر ان کا کاروبار سنبھال رہے تھے۔ ان کی اپنی آئل ریفائری تھی۔ ان کے پاس ہی صفیہ اور آسیہ عالم انہیں ناشتہ سرو کر رہی تھیں۔ www.kitabnagri.com

السلام وعلیکم! اس نے آتے ہی سب کو سلام کیا یہ عادت سب بچوں کو عالم صاحب نے ڈالی۔
وعلیکم السلام! کیا حال ہے ہماری شہزادی کا۔ حدید صاحب نے نرمی سے اس کے سلام کا جواب دیا۔
الحمد للہ بالکل ٹھیک آپ سنائیں تایا جان۔ وہ مسکرا کے بولتی ان کے دوسری سائنڈ پہ پڑی کرسی پہ بیٹھ گئی۔

میں بھی ٹھیک، پڑھائی کیسی چل رہی ہے۔ انہوں نے کھانا ختم کرنے کے بعد کرسی سے کھڑے ہوتے پوچھا۔

اچھی چل رہی ہے چھٹا سمسٹر ہے پیپرز ہونے والے ہیں۔ وہ نوالہ ختم کر کے جلدی سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

اللہ مزید ترقیاں دے (آمین). حدید صاحب اسے سر پہ ہاتھ رکھ کے پیار دیتے رحمان صاحب کے ساتھ آفس کے لیے نکل گئے۔ ان کے جانے کے بعد خواتین آپس میں گفتگو اور ناشتے میں مشغول ہو گئیں اتنے میں باہر سے کوئی سیٹیاں بجاتا اندر آ رہا تھا۔

اماں دیکھیں اس نے آج بھی لیٹ کروا دینا ہے۔ عینی کی چیختی ہوئی آواز نکلی جو باہر سے آتے زاروں

نے بھی سنی۔ www.kitabnagri.com

تم نے کیوں رونا ڈالا ہوا ہے ابھی پانچ منٹ میں تمہارے سامنے تیار کھڑا ہوں گا۔ زارون اپنا دفاع کرتے بولا دی چار منگ اور ڈیشنگ زاروں عالم کو کوئی کچھ کہے اور یہ جواب نہ دے ایسا ممکن ہی نہیں۔ جاؤ جاؤ پانچ منٹ اور وہ بھی تم جو لڑکیوں سے زیادہ نخرے کرتا ہے۔ وہ اسکا مذاق اڑاتے بولی۔ ہاہ لڑکیوں کا اور میرا کیا مقابلہ وہ لپسٹک لگا کے پندرہ منٹ تو شیشے میں یہ دیکھتی رہتی ہیں آیا ٹھیک لگی ہے یا نہیں، لڑکے لڑکیاں مذاق اڑائیں گے وغیرہ وغیرہ۔ وہ اسے آنکھ مارتے چڑاتا ہوا کمرے میں جانے لگا کہ پیچھے سے اس نے ہاتھ میں پکڑی پینسل اسے کھینچ کے ماری وہ اسے انکسور کرتا کمرے میں چلا گیا۔ چند منٹ بعد ہی کالی جینز پہ سفید چیک والی شرٹ پہنے اس کے سامنے کھڑا تھا اسی کی طرح کی آنکھیں اور رنگت بس قد میں وہ اس سے لمبا پونے چھ فٹ کا وجہ مرد تھا۔ یہ دونوں جڑواں تھے اور اس گھر کی جان تھے لڑتے بھی بہت اور پھر تھوڑی دیر بعد بلند وبانگ کہکے لگاتے۔ زارون کا پسندیدہ

Posted On Kitab Nagri

مشغلہ آتے جاتے عینی کو تنگ کرنا اور پھر عینی کا اس سے لڑنا اور ناراض ہو جانا پھر اس کا اسے منا کے

دوبارہ لڑنا تھا۔ www.kitabnagri.com

چلو بھی اب کہ یہیں رہنے کا ارادہ ہے۔ زارون کے کہنے پر وہ دونوں سب کو سلام کر کے باہر گاڑی کی طرف گئے جہاں عینی ناراض سی فرنٹ سیٹ پر آ کے بیٹھ گئی۔

تمہیں کتنی دفعہ کہا ہے فرنٹ سیٹ پر مت بیٹھا کرو۔ زارون اس کی طرف دیکھتے بولا۔

اور تمہیں کتنی دفعہ کہا ہے اپنی بکو اس بند رکھا کرو۔ عینی نے بھی دو بدو جواب دیا۔

کیوں بند رکھوں یہ کسی اور کا حق ہے جہاں تم قبضہ جما کے بیٹھی ہو۔ زارون آنکھیں چھوٹی کیے اسے گھورتے بولا مگر عینی کے جواب نہ دینے پہ خاموشی سے گاڑی سٹارٹ کر لی۔ تھوڑی دیر میں ہی وہ پنجاب یونیورسٹی کے مین گیٹ سے داخل ہوئے جہاں سامنے پہلے ہی ماہی کی گاڑی کھڑی تھی۔ ماہی اس کی بچپن کی دوست اور پھوپھو کی بیٹی تھی ان کی پھوپھو بھی دونوں بھائیوں کی اکلوتی بہن تھیں اس لیے بھائیوں کی لاڈلی تھیں۔ ان کی دادی بقیس عالم کچھ دنوں کے لئے بیٹی کی طرف گئی ہوئی تھیں جس وجہ سے ان کے گھر میں سکون کا بسیرا تھا۔ ماہی کے والد شاہد افتخار ایک مشہور سیاسی پارٹی سے تعلق رکھتے تھے اور افتخار گروپس اینڈ کمپنیز کے اوزر تھے۔

"ہائے"۔ انہیں دیکھتے ہی ماہی نے ان کو استقبالیہ جملہ کہا۔ ماہی بھرپور فیشن کرنے اور سوشل رہنے والی اور مختلف لڑکوں سے دوستیاں رکھنے والی لڑکی تھی۔ ماہی نے بالوں کو ڈائی کروایا ہوا تھانیلی شرٹ جو

Posted On Kitab Nagri

بہت تنگ تھی اس کے ٹائٹس پہنے ہوئے تھی اس کی آنکھیں بھی بھوری تھیں اور رنگت بھی صاف لیکن اس کے مقابلے میں عینی کے نقوش بہت تیکھے تھے۔

السلام وعلیکم! زارون نے اسے شرمندہ کرنے کے لیے کہا۔

وعلیکم السلام! اس نے بھی اسی ٹون میں شرمندہ ہوئے بغیر کہا۔

"چلو کلاس میں چلتے ہیں تم لوگ بعد میں لڑلینا میں بھی ساتھ دوں گی لیکن فحاح نہیں۔" عینی انہیں کہتے کلاس کی طرف تیز تیز قدم اٹھانے لگی وہ دونوں بھی پیچھے ہی کلاس میں داخل ہونے لگے کہ سر انجم جو کلاس کو Management Performance پڑھا رہے تھے انہوں نے انہیں داخل ہونے سے منع کر دیا۔ عینی باہر کوریڈور سے گزرتے ہوئے زارون پہ بہت غصہ کر رہی تھی۔

عینی کیا ہو گیا ہے چل کرو۔ ماہی نے اسے مشورہ دیا کیونکہ ایسے مفت مشوروں کی اسی سے توقع کی جاسکتی ہے۔

"وہ ماہ جبین افتخار نہیں ہے جو چل کرے وہ عنایہ عالم ہے جو پوری لگن سے پڑھتی ہے۔" زارون نے جواب دینا اپنا فرض سمجھا۔

میں نے تو اس کا دل ہلکا کرنے کے لیے کہا تم اسے روتا دیکھ سکتے ہو مگر میں نہیں۔ ماہی نے ناک چڑاتے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

عینی آؤ کچھ کھانے چلیں میں نے تو ناشتہ بھی نہیں کیا۔ زاروں اسے اپنے ساتھ لگاتے اس کی اداسی دور کرنے کے لیے بولا۔

آج کا لیکچر بہت ضروری تھا اب کیا ہو گا۔ عینی اس کے ساتھ لگے ہی بولی۔
کیا ہو گا کیا مطلب عادی اور آبی کس لیے ہیں ان سے لے لیں گے۔ اس نے اسے تسلی دی۔
ہاں یہ مجھے یاد کیوں نہیں رہا۔ عنایہ خوشی سے بولی۔

"کیوں کہ تم الو کی پٹھی ہو۔" زاروں اس کے سر پہ چپت لگاتے بولا۔

رکوزرا تمہیں تو میں بتاتی ہوں۔ عینی ہاتھ میں کتاب لیے مارنے کے لیے اس کے پیچھے دوڑی۔
"تم لوگ جاری رکھو میں کال لے کے آتی ہوں۔" ماہی ہاتھ میں پکڑے موبائل کی طرف اشارہ کرتے بولی۔ ان دونوں نے اس کی طرف نہ دیکھا لیکن زاروں کی چھترول سب دیکھ رہے تھے ویسے تو یہ ان کا روز کا کام تھا۔ ابھی دونوں سیدھے ہو ہی رہے تھے کہ عادی اور آبی گراؤنڈ کی طرف آتے نظر آئے۔ عادی یہ سب عدلہ حسین کو کہتے تھے جو گندمی رنگت اور سیاہ آنکھوں کے ساتھ ساتھ پرکشش نقوش کی مالک تھی اس نے اس وقت جامنی شلوار قمیض پہنے سر پہ میرون کلر کا حجاب کیا ہوا تھا جو اسے مزید دلکش بنا رہا تھا لیکن اس کے مقابلے میں آبان عرف آبی سانولی رنگت عادی جیسی آنکھیں جن میں انوکھی چمک اخلاق کا عمدہ اور بہت ذہین مرد تھا جو زاری سے ایک آدھ انچ لمبا سفید شلوار قمیض پہنے ہلکی سی داڑھی اور نرم مسکراہٹ کے ساتھ دیکھنے والوں کو نہایت مہذب معلوم ہوتا تھا۔ ان کے

Posted On Kitab Nagri

والد حسین اکرام گورنمنٹ سکول کے ٹیچر تھے۔ عدلہ، عنایہ اور ماہ جبین بچپن سے آپس میں دوستیں تھیں۔ سوچ کے اعتبار سے تینوں ایک دوسرے سے مختلف تھیں لیکن پھر بھی ان کی دوستی میں کبھی کوئی خلل نہیں آیا۔ آبان سے ان کا تعارف بی ایس کے پہلے سمیسٹر میں ہوا۔ زارون اور آبان پہلے سے ایک دوسرے کو جانتے تھے۔ دوسرے سمیسٹر میں ان سب کی خاصی دوستی ہو گئی ان کے گروپ کا پوری یونی میں ڈھنکے بجنے لگا۔ بہت سے لڑکے لڑکیوں نے اس میں شامل ہونے کی کوشش کی تو ناکام ہی گزرے۔ ان کے گروپ کا نام Azm تھا۔

السلام وعلیکم! تم لوگ کب سدھرو گے۔ عدلہ نے آتے ہی سلام کرتے ساتھ انہیں شرم دلانے کی کوشش کی۔
www.kitabnagri.com

وعلیکم السلام! مجھ سے کیا پوچھ رہی ہو زری سے پوچھو نا۔ عینی نے زارون کو گھورتے ہوئے کہا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہم نہیں سدھریں گے
تھوڑا اور بگھڑیں گے

کیوں آبی ایسا ہی ہے نا۔ زارون نے فوراً آبان کو بھی گفتگو میں گھسیٹتے ہوئے کہا۔
ہاں یار ایسا ہی ہے۔ اس کے پھیلانے گئے ہاتھ پہ تالی مارتے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

عینی چھوڑوان کو یہ تو ایسے ہی کچھ بھی کہتے رہیں گے ہم دوسری کلاس تو مس نہیں کر سکتے۔ عدلہ گھڑی پہ ٹائم دیکھتے بولی۔

ہاں تو جاؤ ہم نے کونساروکا ہے۔ آبان نے زارون کے ساتھ ہوتے انہیں جواب دیا۔

مطلب کیا تم لوگ یہ کلاس بھی اٹینڈ نہیں کرو گے۔ عینی نے زری سے پوچھا۔

وہ دراصل بہت عرصہ ہو گیا کسی کو تنگ نہیں کیا تو آج کچھ سٹوڈنٹس کی ریگنگ کرنے کا شرف حاصل ہونے والا ہے۔ زارون فخریہ انداز میں کالر جھاڑتے گویا ہوا۔

کچھ نہیں ہو سکتا تمہارا۔ عینی عدلہ کے ساتھ کلاس کی طرف بڑھ گئی سامنے سے آتی ماہی بھی ان کے ساتھ چل پڑی۔ کلاسز ختم ہوتے ہی آبی عادی کو لے کے گھر چلا گیا کیونکہ ان کی والدہ کی طبیعت کچھ خراب تھی۔ www.kitabnagri.com

عینی آج میں بہت خوش ہوں۔ ماہی کچھ سوچھ کے مسکرائی۔

کیا بات ہے ماہی۔ عینی نے تجسس سے پوچھا۔ www.kitabnagri.com

ابھی ممانے بتایا ذی جلد ہی پاکستان آرہا ہے۔ عینی خوشی سے لہلہاتے بولی۔

اچھا تو پھر۔ عینی کو اس کا اتنا خوش ہونا سمجھ نہیں آیا۔

کچھ نہیں اس ویک اینڈ ہم نانو کے ساتھ آئیں گے شاید ماموں نے ممانے کوئی ضروری بات کرنی ہے۔ ماہی پر جوش سی بتانے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

اچھا ٹھیک ہے زارون انتظار کر رہا ہو گا جس نے جلدی نہ پہنچنے پہ بہت باتیں سنانی ہیں میں چلتی ہوں۔ عینی اسے اللہ حافظ کہتے چلی گئی تو اس نے بھی اپنے قدم گاڑی کی طرف بڑھائے

دو دن بعد عینی اور عدلہ گراؤنڈ میں بیٹھی تھیں کہ ان کے پاس ذرا فاصلے پر چار لڑکیوں کا گروپ آکر بیٹھ گیا وہ چاروں کسی مہذب گھرانے کی معلوم ہوتی تھیں۔ ان کا تعلق کسی اسلامی جمعیت سے تھا اور وہ کسی موضوع پہ بات کر رہی تھیں۔ عدلہ اسے بھی ساتھ لیے ان کی باتیں سننے بیٹھ گئی۔

کیا کبھی محسوس کیا کہ وہ کون ہے جو ہر لمحے ہمارے ساتھ ہے؟ ہماری ہر سانس پر اس کا حق ہے۔ آپ کبھی سوچنے بیٹھیں تو پتہ چلے کہ ہم ہر پر عزم کام کے آغاز میں تکبیر کیوں کہتے ہیں؟ کیوں ہمیں خود کو یہ یقین دلانا پڑتا ہے کہ اس کائنات میں کوئی تو ایسی ذات ہے جس کا چرچہ ہر جگہ ہے جو ہر شے کو اپنے بس میں کیے ہوئے ہے؟ ان میں سے ایک لڑکی سامنے بیٹھے سٹوڈنٹس کو کچھ سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی۔

www.kitabnagri.com

مطلب کیا ہے ان کے کہنے کا کہ ہم خود کچھ نہیں ہیں کچھ نہیں کر سکتے کیا کسی دوسرے کے محتاج ہیں؟ عینی نے عدلہ کے کان کے قریب ہو کر کہا۔

تم خود سے کچھ اخذ نہ کرو بلکہ پہلے ان کی پوری بات سن لو اگر سمجھ آئے تو عمل کر لینا ورنہ اس علم کی تلاش میں نکل جانا۔ عدلہ نے اسے سمجھاتے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے تمہاری ایک بات سمجھ نہیں آئی کہ یہ علم ملے گا کہاں سے کیا جتنا ہمارے پاس ہے کافی نہیں ہے؟ عینی نے اپنی متجسس طبیعت کی وجہ سے اس سے سوال کیا۔

علم آپ جہاں سے بھی حاصل کر لیں چاہے ساری عمر بھی صرف کر دیں پھر بھی آپ کے پاس نامکمل ہے کیونکہ انسان اللہ تعالیٰ کی وہ مخلوق ہے جس کو اس نے عقل و فہم دیا اور یہ انسان ہی ہے جو تجسس کے مارے جلدی میں بہت کچھ کھا بیٹھتا ہے حالانکہ بہت کچھ اس پہ ظاہر کیا جا رہا ہوتا ہے۔ ہم علم اس وقت تک حاصل کرنے کے لیے جدوجہد شروع نہیں کر سکتے جب تک اس مٹی کی پہچان نہ سیکھ لیں جس سے بنے اور جس میں ایک دن مل جانا ہے۔



www.kitabnagri.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029903357500595)



علم کہتا ہے کتابوں کو سمندر ہو جا

عقل نادان کا اشارہ ہے سکندر ہو جا

علم اور عقل کے مٹتے ہوئے دوراھے پر

عشق نے دی صدا مست قلندر ہو جا

www.kitabnagri.com

کہ جب تک ہم لگن سے اسے خود تلاش نہیں کریں گے کچھ نہیں ملنا کیونکہ ہر چیز کو حاصل کرنے کے لیے محنت خود کو ہی کرنی پڑتی ہے کبھی وہ چیز چل کر آپ کے پاس نہیں آتی۔

جیسے کہ اس کے متعلق سورہ کہف میں حضرت موسیٰ (علیہ السلام) اور حضرت خضر (علیہ السلام) کا ایک خوبصورت واقعہ ہے جو مختصر یہ ہے کہ "حضرت موسیٰ کلیم اللہ سے سوال کیا گیا کہ اس زمانے کا

Posted On Kitab Nagri

سب سے بڑا عالم کون ہے؟ چونکہ انبیاء ہی اپنے دور کی سب سے زیادہ علم رکھنے والی شخصیات ہوتے اور اپنے علم سے لوگوں کو راہ ہدایت کی تلقین کرتے اس لیے آپ نے فرمایا میں ہی ہوں تو اللہ تعالیٰ کو آپ کا یہ جواب پسند نہ آیا اور آپ کی ہدایت کی کہ اصل جواب تھا اللہ بہترین علم والا ہے پھر آپ کو وحی آئی کہ مجمع البحرین میں ہمارا ایک بندہ ہے جو آپ سے بڑا عالم ہے۔ آپ (علیہ السلام) نے عرض کی اے میرے پروردگار! میں اس شخص کو کیسے ڈھونڈ سکتا ہوں؟ آپ کو بتایا گیا کہ اپنے ساتھ ایک مچھلی رکھ لو اسے توشہ دان میں ڈال لو جہاں وہ گم ہو جائے وہیں وہ شخص تمہیں مل جائے گا۔ آپ وہاں سے چلے تو ایک جگہ سمندر کے کنارے پتھر پر سر رکھ کہ دو گھڑی سو گئے مچھلی اس توشہ دان میں تڑپی اور کود کر اس سے نکل گئی سمندر میں ایسے گئی جیسے کوئی سرنگ لگا کر زمین میں اتر گیا ہو پانی کا چلنا بہنا اللہ تعالیٰ نے موقوف کر دیا اور طاق کی طرح وہ سوراخ باقی رہ گیا۔ جب دوبارہ چلے تو رات گزرنے کے بعد صبح کہ وقت بھوک مٹانے کو مچھلی اپنے ساتھی سے لینی چاہی تو انہوں نے آپ کو مچھلی کے گم ہو جانے والا سارا واقعہ سنایا کہ تب مجھے شیطان نے بھلا دیا تھا۔ آپ نے کہا وہی تو ہماری منزل تھی آپ جب واپس لوٹے تو راستہ اسی طرح بنا ہوا تھا آپ اس پہ چلتے حضرت خضر (علیہ السلام) سے ملے۔ انہوں نے کہا جو میرے پاس علم ہے وہ آپ کے پاس نہیں اور جو آپ کے پاس علم ہے وہ میرے پاس نہیں پھر بھی آپ نے ان سے علم سیکھنے پر اصرار کیا تو انہوں نے کہا آپ میرے ساتھ ہرگز صبر نہ کر سکیں گے۔ آپ نے کہا میں صبر کر لوں گا۔ انہوں نے کہا پھر مجھ سے کوئی سوال نہ کرنا

Posted On Kitab Nagri

جب تک میں تمہیں اس سے باخبر نہ کر دوں پھر وہ آپ کو ساتھ لیے کشتی والے سے اس پر سوار ہونے کے لیے بات چیت کرنے لگے تو اس نے انہیں پہچان لیا اور بلا معاوضہ سوار کر لیا۔ وہ کلباڑے سے کشتی کے تختے توڑنے لگے تو آپ نے ان سے سوال کیا پھر اپنی غلطی پر شرمندہ ہو کر معذرت کی۔ پھر چلے تو ایک جگہ کچھ بچے کھیل رہے تھے ان میں سے ایک لڑکے کی پکڑ کر گردن مروڑ دی یہاں تک کہ اس کا دم نکل گیا آپ نے پھر سوال کرنے میں جلدی کی لیکن پھر معذرت کر کے کہا کہ اب میں سوال کروں تو چاہے راستے جدا کر لیجی مئے گا۔ پھر چلے تو ایک بستی میں پہنچے اور ان سے کھانا مانگا تو انہوں نے مہمانوازی کرنے سے انکار کر دیا وہاں سے چلے تو اس بستی کی ایک دیوار گرنے والی تھی اسے سیدھا کر دیا۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا آپ چاہتے تو اجرت لے لیتے انہوں نے کہا شاید آپ اتنا ہی علم سیکھنا چاہتے تھے اس لیے بتایا کہ کشتی کسی غریب کی تھی اور یہاں کا ظالم بادشاہ کارآمد کشتیوں کو ضبط کر لیتا ہے اس لیے اسے ناکارہ کر دیا پھر وہ بچہ اس کے ماں باپ بہت نیک ہیں ہمیں خیال گزرا وہ بڑا ہو کہ ان کی نافرمانی کرتا انہیں دکھ دیتا۔ اللہ اس کے بدلے انہیں نیک اولاد سے نوازے۔ پھر وہ دیوار اس کے نیچے دو یتیم بچوں کا مال تھا جو ان کے نیک سیرت والد نے ان کے لیے رکھا ہے اگر دیوار گر جاتی تو لوگ اسے ڈھونڈ کر ان کا حق مار دیتے۔ "اس لیے کوشش کریں سوچ بچار کریں کامل علم کسی انسان کے پاس نہیں ہے اب ہمیں اجازت دیں باقی کسی اور موضوع پہ اگلے جمعے بات ہوگی (انشاء اللہ)۔ اور مجھے امید ہے آپ کے علم میں کچھ تو اضافہ ہوا ہو گا اور مجھے یہ بھی یقین ہے

Posted On Kitab Nagri

اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کام کے لیے چن لیا ہے۔ عدلہ کی بجائے اس گروپ میں بیٹھی تیسری لڑکی نے اس کے سوال کا جواب دیا۔

کچھ پلے پڑا کہ نہیں۔ عدلہ نے اسے حیرت میں ڈوبا کر پوچھا۔

کیا سچ میں ہمیں چن لیا گیا ہے۔ عینی نے اپنے تاثرات چھپائے بغیر کہا۔

شاید، اچھا بتاؤ ماہی آج کیوں نہیں آئی۔ عدلہ نے ماہی کی غیر موجودگی کے بارے میں استفسار کیا۔

پتہ نہیں شاید پیپرز کی تیاری میں مصروف ہو کیونکہ وہ ہر بار پیپرز سے پہلے ایسے ہی غائب ہو جاتی ہے۔ عینی نے پرانا حوالہ دیا۔

تم نے کتنی تیاری کر لی۔ عادی نے پوچھا۔

ہاں کوشش تو اس بار بھی اچھے گریڈز لینے کی ہے اللہ کامیاب کرے (آمین)۔ عینی نے اپنے ارادوں سے آگاہ کیا۔

(انشاء اللہ) میرا بھی کچھ ایسا ہی سمجھ لو اچھا چلتی ہوں پیر کو ملاقات ہوگی (اللہ حافظ)۔ وہ اسے کہتی چلی گئی تو عنایہ نے بھی اپنی راہ لی۔

اتوار کا دن تھا اور گھر میں رنگوں کا طوفان آیا ہوا تھا۔ چھٹی کی وجہ سے سب گھر پر موجود تھے تو کہیں مالی کو سلواتیں سنائی جا رہی تھیں کہیں ملازمہ کو۔ زری تو صبح جلدی اٹھ کر جاگنگ کے بعد پڑوسیوں کے بچوں کے ساتھ کرکٹ کھیل رہا تھا اور حد سے زیادہ بے ایمانی کر رہا تھا۔ اس کے یہی بچوں والے شوق

Posted On Kitab Nagri

تھے آتے جاتے کسی کو تنگ کرنا کہیں کسی کے گھر بال چلی گئی تو ان سے گھنٹوں بحث کر کے واپس لینا۔ وہ سب کی زندگیوں کو رنگین کیے ہوئے تھا۔ اداس چہروں کو مسکرا نے پہ مجبور کر دیتا اور بھرم رکھنے اسے اچھے سے آتے تھے اسی لیے تو کوئی اس پہ زیادہ دیر تک غصہ بھی نہیں کر سکتا تھا۔ وہ منٹوں میں سب کے دلوں میں گھر کر لیتا تھا اور آپ دیکھیں عینی کو تو وہ مزے سے تقریباً گیارہ بجے اٹھی۔ اس کا کمرہ عمدہ نفاست سے تیار کیا گیا تھا ہر چیز سلیقے سے پڑی تھی سوائے اس کے۔ ایک جہازی سائز بیڈ جس پہ اجرک سٹائل کی بیڈ شیٹ بچھی ہوئی تھی تھوڑے فاصلے پہ دائیں جانب ڈریسنگ ٹیبل جس کے آس پاس اس نے ڈیزائننگ کی ہوئی تھی جو وہ فارغ وقت میں اکثر کیا کرتی تھی اور بائیں جانب نظر دوڑائیں تو بڑے سائز کا نرم و ملائم سا صوفہ اس کے ساتھ ہی بالکنی کی طرف کھلنے والا دروازہ اور تھوڑی سی دور ایک اسٹڈی ٹیبل اور چئیر پڑی ہوئی تھی۔

عینی اٹھتے ہی سب سے پہلے بالکنی کی طرف گئی جو خوبصورت گملوں سے سجائی گئی تھی وہاں سے گھر کی پچھلی طرف کالان واضح نظر آتا تھا جہاں اس کی پسند کی ہر چیز موجود تھی۔ ابھی وہاں کھڑی موسم کا مزہ لے رہی تھی کہ کچھ یاد آتے ہی نیچے کی طرف بھاگی۔ اس نے سفید کلر کے ٹراؤزر پہ ڈھیلی ڈھالی سی ہلکے گلابی کلر کی قمیض ساتھ گلے میں دوپٹہ لیا ہوا تھا۔

السلام و علیکم! عینی نے کیچن میں آتے ہی سلام کیا اور ٹیبل پہ پڑی پھلوں کی ٹوکری میں سے سیب اٹھا کے کھانے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

وعلیکم السلام! عینی بیٹا سب کو پہلے دھولو پھر کھاؤ۔ آسیہ صاحبہ نے اسے تنبیہ کی۔

اماں تائی اماں نظر نہیں آرہیں وہ کہاں ہیں طبیعت تو ٹھیک ہے ان کی۔ عینی نے صفیہ عالم کو نہ پا کر سوال کیا جو حدید صاحب کی بیوی تھیں۔ حدید صاحب کی شادی ان کی خالہ زاد سے بڑوں کی

رضامندی سے ہوئی تھی۔ www.kitabnagri.com

وہ تمہاری دادو کے کمرے کی صفائی کروانے گئی ہیں ورنہ آتے ہی انہوں نے ہمیں باتیں سنانی ہیں۔ آسیہ صاحبہ نے مصروف انداز میں جواب دیا۔

اچھا، اماں ماہی اور پھوپھو بھی ساتھ آرہے ہیں۔ کب تک آئیں گے وہ لوگ۔ عینی نے ٹائم دیکھتے سوال کیا۔

ہاں وہ بھی آرہے ہیں تھوڑی دیر میں پہنچنے والے ہوں گے۔ انہوں نے اسے بتایا۔

اماں لائیں میں ماہی کے لیے پاستہ بناؤں اسے بہت پسند ہے۔ عینی نے ان کے پاس پڑا پاستے کا پیکٹ اٹھاتے ہوئے کہا۔ www.kitabnagri.com

عینی تم ماہی پہ بہت بھروسہ کرتی ہونا۔ انہوں نے پوچھا۔

جی بالکل لیکن آپ ایسے کیوں پوچھ رہی ہیں۔ عینی نے ان کی طرف توجہ کر کے سوال کیا۔

اس لیے کہ میری اور تمہاری پھوپھو کی بھی اسی طرح دوستی ہوا کرتی تھی پھر (کہیں بہت پیچھے ان کے

سامنے وہ مناظر آئے جن سے وہ ہر بار کٹ کے رہ جاتی تھیں)

Posted On Kitab Nagri

(ماضی)

"یار آج کلاس نہیں ہونی تو گراؤنڈ کی طرف چلیں۔" سبینہ نے آسیہ سے کہا۔ ان دونوں کی فرسٹ ایئر میں دوستی ہوئی تھی۔ سبینہ بہت بولنے والی، میٹھی زبان کی اور شوخ و چنچل لڑکی تھی گوری رنگت پھولے ہوئے گال بڑی بڑی آنکھیں بھورے رنگ کی اس پہ بہت جچتی تھیں۔ آسیہ کم گو اور تھوڑی بہت شرارتی بھی تھی وہ پتلی سی اسے ایسا لگتا تھا جیسے لکڑی کو کپڑے پہنائے ہوں سرخ و سفید رنگت سیاہ آنکھیں جو چھوٹی کرنے سے چمکتی تھیں اسے اور حسین بناتی تھیں۔

"ہاں ٹھیک ہے چلتے ہیں۔" آسیہ نے کتابیں بیگ میں رکھتے ہوئے ہامی بھری۔ ٹھیک پانچ منٹ بعد دو کوریڈور سے گزرتے ہوئے گراؤنڈ میں داخل ہو رہی تھیں۔ وہاں لڑکیاں بیٹھی تھیں، سردیوں کے دن تھے سورج بھی آنکھ مجولی کھیل رہا تھا۔

"آتو گئے ہیں مگر بے سود کچھ کرنے کو ہے ہی نہیں۔" سبینہ نے ارد گرد دیکھتے کہا۔

"ہے تو۔" آسیہ نے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا۔ وہاں مالی پودوں کو پانی دے رہا تھا کہ اچانک پانی آنا بند ہو گیا اتنا لمبا پائپ تھا لیکن پھر بھی وہ وہاں گیا جہاں سے پائپ جڑا ہوا تھا۔ دوبارہ واپس آیا تو پھر بھی پانی نہ آیا اس نے اس طرح پانچ سے چھ چکر لگائے پانی کا کوئی نام و نشان نہیں۔ سبینہ اور آسیہ اس کی حالت

Posted On Kitab Nagri

سے لطف اندوز ہو رہی تھیں پھر آسیہ نے بیٹھ کر ہاتھ کی مدد سے اس میں سے بل نکالا تو وہ جو ہاتھ میں پائپ کا رخ اپنی طرف کیے کھڑا تھا اچانک پانی کا پھوار اسے بھگو گیا۔

کیا چچا ادھر سے ادھر چکر لگا لیے پائپ میں بل نہ دیکھ سکے۔ سبینہ نے اس آدمی سے اظہار افسوس کیا اور سائنڈ پہ کھڑی آسیہ کا ہنس ہنس کے برا حال ہو گیا آنکھوں سے پانی بہنا شروع ہو گیا۔

آسویار پھر سے بوریت شروع ہو جائے گی ایسا کرو تم اپنے منگیتر کے بارے میں بتاؤ۔ سبینہ نے دلچسپی سے اس کی طرف دیکھتے پوچھا۔

کیا بتاؤں یار؟۔ اس نے کچھ سوچتے ہوئے سمجھ میں نہ آنے والے انداز میں سوال کیا۔ یہی کہ کون ہے، کیسا ہے اور کیا کرتا ہے سب کچھ؟ وہ انگلیوں پہ گنواتے بولی۔

(شاہد نام ہے۔ وہ میرے چچا کے بیٹے ہیں۔ ایک بڑی بہن ہے جو میری بھابھی بھی ہے۔ ہمارے گھر کی دوسری منزل پہ رہتے ہیں اور اپنے بابا کا کاروبار سنبھالتے ہیں، دادا نے بچپن میں ہی میرا اور بھائی کا رشتہ طے کر دیا تھا۔ میرا تو تمہیں پتا ہی ہے ایک بھائی اور تین چھوٹی بہنیں ہیں۔ بس یا اور کچھ)۔ اس نے مختصر طور پر سب بتایا۔

سہی لیکن اگر وہ کسی اور کو پسند کرتا ہو اور تم سے شادی کرنے سے انکار کر دے پھر۔ وہ اس موضوع پہ بحث کرتے ہوئے بولی۔

ایسا نہیں ہو سکتا کیونکہ دادا جان کی بات کوئی نہیں ٹالتا۔ اس نے اسے وجہ سمجھائی۔

Posted On Kitab Nagri

یہ بھی ٹھیک ہے اچھا یہ بتاؤ شادی کا کب کا ارادہ ہے؟ سبینہ نے بات کا رخ موڑنا چاہا۔

دادا سیکنڈ ایئر کے فوراً بعد کہہ رہے ہیں۔ اس نے اسے بتایا۔

کیا؟ اتنی جلدی۔ وہ اپنی حیرت چھپانہ سکی۔ ابھی وہ باتیں ہی کر رہی تھیں کہ انہیں گارڈ اپنی طرف آتا

نظر آیا۔ www.kitabnagri.com

آسیہ بیٹا آپ کے گھر سے کوئی لڑکا آیا ہے اپنا نام شاہد بتا رہا ہے کہہ رہا تھا کہ کوئی ایمر جنسی ہو گئی ہے پر نسیل سے جلدی چھٹی لے کر آؤ۔ گارڈ نے اسے اطلاع دی۔

اس بندے کی عمر کتنی دراز ہے ابھی ہم اس کا ذکر کر رہے تھے کہ اپنا دیدار کروانے آ گیا۔ سبینہ نے اس کے کان کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔ اس کے بعد وہ دونوں جلدی چھٹی لے کر (ویسے تو وہ دے نہیں رہی تھیں پھر گھر سے آئی کال پر بڑی مشکل سے دی) گیٹ کی طرف بڑھیں۔ سبینہ گارڈ سے کافی منت سماجت کے بعد ہلکا سا اس کے ساتھ گیٹ سے پار گئی۔ سامنے ہی انہیں سفید کورولا کے پاس کھڑا شخص، قد ٹھیک ٹھاک رنگت گندمی آفس پینٹ کوٹ پہنے آنکھوں پہ گلاسز لگائے فون پہ کسی سے بات کر رہا تھا۔ انہیں دیکھتے ہی کال بند کی اور ان کی طرف متوجہ ہوا۔

گھر میں سب ٹھیک تو ہیں نہ۔ آسیہ نے آتے ہی پریشانی سے سوال کیا۔

وہ تمہارے نانا کی وفات ہو گئی ہے۔ وہ بغیر کسی تمہید کے بولا۔

کیا؟ اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

Posted On Kitab Nagri

روتے نہیں ہے ان کی روح کو تکلیف پہنچے گی بس ان کے لیے دعائے مغفرت کرو۔ سبینہ نے اسے ساتھ لگاتے تسلی دی۔

آپ کون ہیں؟ شاہد نے سبینہ سے سوال کیا۔

میں آسیہ کی بہترین دوست سبینہ ہوں۔ وہ بڑے فخریہ انداز میں آسیہ کا ہاتھ پکڑتے بولی۔ ہم گھر میں بہت سنا ہے آپ کے بارے میں مل کر خوشی ہوئی۔ وہ سبینہ کی طرف دیکھتے ہلکی مسکراہٹ سے بولا۔

www.kitabnagri.com

شکریہ۔ اسے گارڈ لینے آیا تو وہ اللہ حافظ کہتی اندر چلی گئی اور وہ دونوں بھی گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔ پیپرز آنے والے تھے اس لیے دن ایسے گزر رہے تھے کہ پتہ ہی نہیں چل رہا تھا۔ ایک دن سب چلے گئے لیکن آسیہ کو لینے کوئی نہ آیا تو سبینہ نے بڑی مشکل سے اپنے ساتھ چلنے کے لیے آمادہ کیا کہ تمہیں تمہارے گھر اتار دیں گے۔ آسیہ نے پہلے تو کہا میرے گھر والے کیا سوچیں گے تمہارے ساتھ تمہارا بھائی بھی ہو گا میں کیسے جاؤں لیکن جب گارڈ بھی جانے لگا تو مجبوراً راضی ہونا پڑا۔ وہ پیچھے بیٹھ گئی ابھی تھوڑا رستہ ہی گزرا تھا کہ سبینہ نے ایک شاپ کی طرف اشارہ کرتے کہا مجھے وہاں سے کچھ لینا ہے تو ضد کر کے گاڑی رکوائی اور اس شاپ میں چلی گئی۔

اچھا تو کالج کے بہانے یہ عیاشیاں ہو رہی ہیں۔ ابھی کچھ لمحے ہی گزرے تھے کہ کسی نے اسے ونڈو سے باہر دیکھتے دیکھ لیا تو کہا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ مجھے کوئی لینے نہیں آیا تھا تو میری دوست نے کہا وہ مجھے گھر چھوڑ دے گی۔ آسیہ جلدی سے گاڑی سے نکلتے بولی (دل کو ایک دھڑکا سا لگا تھا نا جانے اب کیا ہو گا)

تم بے غیرت، آوارہ عورت کیوں اپنے کرتوت کسی اور پہ ڈال رہی ہو تمہارا تو گھر چلو میں وہ حال کرواتا ہوں کہ دوبارہ گھر سے باہر قدم بھی نہ رکھ سکو گی۔ شاہد بڑی حقارت سے اسے اپنے ساتھ تقریباً گھسیٹتے

ہوئے لے جانے لگا۔ www.kitabnagri.com

کیا تمہیں عورتوں سے بات کرنے کی تمیز نہیں۔ سبینہ کا بھائی بھی نکل آیا (وہ دیکھنے میں کافی سمجھدار لگتا تھا قد و قامت شاہد جیسی بس رنگت اس سے زیادہ صاف تھی) اور شاہد کی طرف دیکھتے بولا۔

تم ہوتے کون ہو مجھے سمجھانے والے او اچھا بڑی محبت جاگ رہی ہے کہ اس کے خلاف ایک لفظ بھی برداشت نہ ہوا۔ وہ مذاق اڑانے والے انداز میں بولا۔

شاہد آپ ایسا کیسے سوچ سکتے ہیں کیا مجھے جانتے نہیں میں ایسی لڑکی نہیں ہوں۔ آسیہ نے شاہد کی سوچ پہ حیرت کا اظہار کیا۔

www.kitabnagri.com

بس تمہارا تو مجھے پتہ چل ہی گیا ہے غیر مردوں کے ساتھ پھرنے والی بازاری۔ ابھی وہ مزید کچھ کہنے ہی والا تھا کہ سبینہ کے بھائی نے اس کے منہ پر زوردار مکامارا، اس نے بھی بدلے میں مکامارا تو اس طرح لڑائی شروع ہو گئی لوگوں نے آ کے چھڑایا۔ سبینہ بھی واپس آچکی تھی اور آسیہ سے لڑائی کی وجہ پوچھ

Posted On Kitab Nagri

رہی تھی، آسیہ بس آنسو بہائے جا رہی تھی۔ جب لوگوں نے انہیں ٹھنڈے کرنے کی کوشش کی تو وہ زبردستی اسے گاڑی میں بیٹھاتا گاڑی بھگا کے لے گیا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔
Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029va7500595)

Posted On Kitab Nagri

گھر جا کے اس نے سب کے سامنے کچھ اور باتیں شامل کر کے انہیں اس کے خلاف ورغلا یا اس کے بھائی نے غصے میں آکر اسے کمرے میں بند کر دیا۔ دودن بعد سبینہ کے والد کو جب اس معاملے کا پتا چلا تو پہلے اپنے بیٹے کو ڈانٹا پھر اسے ساتھ لیے آسیہ کے گھر معذرت کرنے پہنچ گئے۔ انہوں نے جب معذرت کرنے کی کوشش کی تو آسیہ کے دادا نے صاف صاف کہہ دیا اگر آپ کو ہماری عزت کا تھوڑا بھی خیال ہے تو اس کمبخت کا ابھی اپنے بیٹے سے نکاح پڑھا دیں اور رخصت کروا کے لے جائیں اسے۔ عالم صاحب نے سوچنے میں دیر نہ لگائی اور فوراً نکاح پڑھوا دیا کیونکہ وہ بھی بیٹی کے باپ تھے۔ اس کے بھائی نے پیار دینے کی بجائے کہا کہ تمہارے لیے اس گھر کے دروازے اب ہمیشہ کے لیے بند ہیں۔ اس کا سامان گاڑی میں رکھا گیا اور پھر اسی طرح خاموشی سے رخصت کر دیا گیا۔ دودن پہلے اسی گاڑی میں بیٹھنے کی وجہ سے رسوائی ہوئی تھی اور اب اسی گاڑی میں حق اور عزت سے لیجائی جا رہی تھی۔ گھر کے دروازے پر ہی اسے اور اپنے باپ کو چھوڑ کر اس کا شوہر خود کام کی وجہ سے کراچی کے لیے نکل گیا۔

یہ لڑکی اس وقت آپ کے ساتھ میرے گھر میں کیا کر رہی ہے۔ بلقیس بیگم جو ہال میں پڑے صوفے پر بیٹھی ہوئی تھیں انہوں نے تنقیدی نگاہوں سے اس کا جائزہ لیتے پوچھا۔

بابا آسیہ آپ کے ساتھ اس وقت اور یہاں کیا کر رہی ہے۔ سبینہ کو بھی حیرت ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

کیوں کہ اب یہ اس کا بھی گھر ہے اور اسے یہیں رہنا ہے۔ عالم صاحب نے چند لفظوں کے ذریعے اس کی ذات کو عزت بخشی۔

یہ اس کا گھر کیسے ہوا، اسے اس کے گھر بھیجیں یہ صرف میرا گھر ہے۔ سبینہ کو شروع سے ہی اس گھر کو کسی اور کا گھر کہنے سے چڑ تھی اسی لیے اپنے اسی ضدی انداز میں بولی۔ (دوستی اپنی جگہ لیکن اس معاملے میں کوئی کمپر وائز نہیں)

اس لیے کہ یہ اب سے رحمان کی بیوی کی حیثیت سے اس گھر میں رہے گی۔ عالم صاحب نے توسیدھی گھر کی چھت ان کے سروں پر گرائی کہ کچھ دیر تک تو ہال میں خاموشی چھا گئی۔ آپ کیا کہہ رہے ہیں میں اسے ہر گز اپنی بہو نہیں مانوں گی، آپ نکالیں اسے اس گھر سے۔ بلقیس بیگم اچانک تعیش میں آتے اسے مارنے کے لیے آگے بڑھیں۔

بس اب اس معاملے پر کوئی بحث نہیں ہوگی، بیٹا آپ کیچن سے رائٹ سائڈ پہ جائیں گی تو وہاں سیڑیوں کے ساتھ ہی آپ کا کمرہ ہے آپ جائیں آپ کو ڈنر بھجوا دیا جائے گا اس کے بعد آرام کرنا بہت تھکی ہوئی ہیں۔ عالم صاحب نے پہلے بلقیس بیگم سے اور پھر آسیہ سے بات کی جو خاموش کھڑی اپنے آپ کو تماشا بنتے دیکھ رہی تھی۔ ان کے بتائے پر عمل کرتے وہ اس کمرے میں چلی گئی جہاں پہلے ہی اس کا سامان پہنچا دیا گیا تھا۔ وہ کمرہ رہنے والے کے ذوق کا منہ بولتا ثبوت تھا ہر چیز عمدہ نفاست سے رکھی گئی تھی۔ وہ دروازہ بند کرتے بیڈ پہ جا بیٹھی آنکھیں خشک تھیں، نہ آنسو آرہے تھے نہ دکھ بیاں ہو رہا

Posted On Kitab Nagri

تھا۔ وہ اپنے آپ کو ان درد بھری سوچوں سے نکالنے کے لیے ادھر ادھر دیکھنے لگی جہاں سائڈ والے ٹیبل پر جائے نماز پڑا نظر آیا۔ شاید کسی نے نماز پڑھی ہو اور جلدی میں اسے وہیں بھول گیا یا شاید اس کے رب نے اسے رستہ دکھایا ہو کہ تم نے جب مجھے چھوڑا تو ذلت تمہارا مقدر بنی اب میری رسی کو مضبوطی سے تھام لو میں ہی تمہیں عزت دوں گا جو سب سے زیادہ قیمتی ہے۔

" کیونکہ وہ ہر چیز پہ قادر ہے وہ جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے۔ "

اس کی آنکھیں بھیگنا شروع ہو گئیں جیسے بن کہے کسی نے اس کی التجاء سن لی ہو اسے سہارا دے دیا ہو۔

" صرف وہی ہے جو سینوں کے راز بھی جاننے والا ہے۔ "

(یا اللہ مجھے اپنی رحمت کی چادر میں چھپالے اور میرے دل میں میرے محرم کی محبت ڈال دے اور ہر تکلیف پہ صبر کرنے والا بنادے) وہ دعا مانگ کے آنسوؤں سے بھیگا چہرہ لے کر اٹھی آج اسے بہت عرصے پہلے پڑھی غزل یاد آرہی تھی۔

www.kitabnagri.com

کوئی خواہش مگر نہ کی ہم نے

شام یوں نہیں گزار دی ہم نے

جانے والے کو تو نہیں روکا

Posted On Kitab Nagri

آنے والے کو راہ دی ہم نے
کیا گلہ اور کیوں کسی سے یہاں
جب توقع ہی نہ رکھی ہم نے
یا کوئی خواب، خواب میں دیکھا
شے کوئی زہر جیسی پی ہم نے
جس سے دنیا دکھائی دیتی ہو
راہ دیکھی نہیں وہی ہم نے
وہ عمارت نہ ہو سکی تعمیر
چلیے بنیاد تو رکھی ہم نے



یہی سوچتے کب اس کی آنکھ لگی پتہ ہی نہ چلا۔

اگلے دن عالم صاحب کے چلے جانے کے بعد بلقیس بیگم نے اسے بہت باتیں سنائیں اور عالم صاحب کے کہنے کے باوجود اسے کالج نہ جانے دیا کہ اب تم آگے نہیں پڑھو گی اور ملازمہ کے کرنے والے سارے کام اس سے کروائے جس نے خود کبھی کسی کام کو ہاتھ نہ لگایا تھا۔ کچھ دن بعد وہ کیچن میں جا رہی تھی کہ اسے اندر سے کسی کی فون پہ باتیں کرنے کی آواز سنائی دی۔

Posted On Kitab Nagri

آپ کب میرے گھر رشتہ بھیجیں گے۔ سبینہ کسی سے باتوں میں مگن تھی۔

آسیہ کو تو ہم نے رستے سے ہٹا دیا اب کیا مسئلہ ہے شاید۔ تھوڑی دیر بعد سبینہ پھر بولی اور اس بات نے باہر کھڑی آسیہ کو ننگے پاؤں انگاروں پر چلایا۔ وہ انہی قدموں سے واپس کمرے میں چلی گئی۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ ہنسے یا روئے۔ وہ سنک کے سامنے کھڑی بار بار اپنے چہرے پہ پانی کے چھینٹے مار رہی تھی اسے اپنا بار بار پڑھا جانے والا وہ شعر آج سمجھ آیا تھا۔

ہم نے دنیا کو بڑی دور تک دیکھا ہے
غم سے لے کر سرور تک دیکھا ہے
کوئی نہ ملا زمانے میں مخلص

عاجزی سے لے کے غرور تک دیکھا ہے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسے ملازمہ لینے آئی تو وہ باہر چلی گئی جہاں اس کی ساس نے ایک نیا کام تیار کر رکھا تھا۔

یہ تم کیا کر رہی ہو اتر و نیچے۔ رحمان عالم جو آج ہی کراچی سے آئے تھے انہوں نے اسے ٹیبل پر کرسی رکھ کر پنکھا صاف کرتے دیکھا تو ہاتھ دے کے نیچے اتارا۔

Posted On Kitab Nagri

رضیہ، رضیہ ادھر آؤ۔ انہوں نے ملازمہ کو آواز دی (رحمان صاحب ویسے تو ٹھنڈے مزاج کے مالک تھے مگر غلط بات پہ ان کا لہجہ بھی بدل جاتا تھا)۔

کیا ہو گیا ہے رحمان آتے ہی سلام نہ دعا اونچی اونچی بولنا شروع کر دیا ہے، کیا ساری تمیز وہیں بھول کے آئے ہو۔ ملازمہ کی جگہ بلقیس بیگم وہاں آئیں اور ساتھ ہی سبینہ بھی موجود تھی، انہوں نے رحمان صاحب کو ان کا لہجہ باور کرایا۔

اماں ایک شخص تھکا ہارا اتنے دنوں بعد گھر آیا ہو سامنے اسے اس کی بیوی ملازمہ کے حلیے میں ملے تو کیا جواب بھی طلب نہ کرے۔ وہ آسیہ کی طرف اشارہ کرتے بولے جسے ایک پل میں کسی نے زمین سے اٹھا کر آسمان پر بیٹھا دیا تھا، اس کی عبادتیں رائیگاں نہیں گئی تھیں۔ ان چند لفظوں نے اسے امید کی پہلی کرن ایسے شخص کے ذریعے دکھائی جو اس کے حصے میں لکھا جا چکا تھا۔ آسیہ کی آنکھوں سے یکدم چند موتی نکلے جسے اس نے ہاتھ سے صاف کر دیا۔

واہ تو کیا آج اس لڑکی کے لیے ماں سے بدکلامی شروع کر دو گے۔ بلقیس صاحبہ ان کی ذرا سی بات پہ اتنا بھڑکیں تو انہوں نے آسیہ کو کمرے میں بھیج دیا پھر کیا باتیں ہونیں ان کے درمیان اسے اس کا کوئی علم نہیں۔

(حال)

Posted On Kitab Nagri

اماں کہاں کھو گئیں اور یہ کیا آپ رو رہی ہیں، بابا نے دیکھ لیا تو میری خیر نہیں۔ عینی نے بازو ہلاتے ہوئے شرارت سے ان کا موڈ بدلنے کے لیے کہا جو کسی گہری سوچ میں چلی گئی تھیں۔

کچھ نہیں وہ بس صبح سے سر میں درد ہے جس کی وجہ سے آنکھوں سے پانی نکل رہا ہے۔ آسیہ صاحبہ نے چولہے کے سامنے سے ہٹتے ہوئے اسے تسلی دی۔

واہ جی واہ آج تو ہماری شہزادی بھی اپنی ماں کے ساتھ کیچن میں موجود ہیں خیر تو ہے ویسے کیا باتیں ہو رہی تھیں میرے آنے سے پہلے۔ رحمان صاحب کیچن میں داخل ہوتے خود کو حیران ظاہر کراتے گویا ہوئے۔

وہ اماں بتا رہی تھیں وہ آپ سے کتنی محبت کرتی ہیں۔ وہ باپ کو بھرپور مکھن لگاتے بولی۔ اچھا جی مجھے تو کبھی بتایا نہیں ویسے میں بتادوں میں اپنی بیٹی سے زیادہ پیار کرتا ہوں۔ رحمان صاحب انہیں تنگ کرتے ہوئے بولے اور عینی کے پاس پڑی کرسی سیدھی کر کے بیٹھ گئے ساتھ ہی ایک اور کرسی سیدھی کی۔

www.kitabnagri.com

ہاں تو میں نے کب کہا ہے یہ تو کچھ بھی بولتی رہتی ہے۔ آسیہ عالم بغیر ان کی طرف دیکھتے نرم لہجے میں بولیں۔

Posted On Kitab Nagri

اوہو، اتنا غصہ ادھر آئیں ذرا آپ ہماری زندگی میں آئی ہیں تو ہی یہ بہاریں بھی آئیں ہیں۔ رحمان صاحب نے ہاتھ پکڑ کر انہیں اپنے پاس بیٹھایا اور انہیں اور عینی کو اپنے ساتھ لگاتے خوبصورت لہجے میں بولے۔

ہائے زری تمہیں تو انہوں نے فیملی سے نکال ہی دیا۔ زارون جو ابھی باہر سے آیا تھا جھوٹا موٹا رونے کا ناطک کرتے بولا۔

آجاؤ تم بھی، تم تو میرے چیتے ہو۔ انہوں نے اسے بھی پاس آنے کا اشارہ کیا۔ یہ ہوئی نابات۔ زری ان کی ٹانگوں پر ہاتھ رکھ کہ نیچے بیٹھ گیا۔ اس کے لاڈ کرنے کے انوکھے ہی طریقے تھے۔

اماں آپ نے آگے نہیں بتایا پھر کیا ہوا، آپ کی دوستی کیسے ختم ہوئی۔ عینی نے مزید پوچھا (ایک تو یہ لڑکی جسے بات کی کھال ادھیڑ کر ہی دم لینا ہوتا ہے)۔

بیٹا جی وہ کہتے ہیں نا؛

www.kitabnagri.com

مت کرا امید وفا کسی پر ندے سے صاحب

جب پر نکل آتے ہیں تو اپنا ہی آشیانہ بھول جاتے ہیں

بس اور اب اس موضوع پہ کوئی بات نہیں ہوگی۔ رحمان صاحب ان کی آنکھوں کو بھیگا دیکھتے بولے۔

Posted On Kitab Nagri

ویسے اماں آپ کے اس شاعری کے شوق نے گھر کے سارے مردوں کو اسی کام پہ لگایا ہوا ہے مجھے تو سمجھ نہیں آتی اتنی گہری باتیں۔ عینی نے ہاتھ ہلاتے منہ کے بل زاویے بنائے۔
وقت اچھے اچھوں کو بہت کچھ سکھا دیتا ہے۔ آسیہ عالم نے گہری سانس خارج کی

عینی سیڑیوں سے اتر رہی تھی تو سامنے ماہی اندر آتی نظر آئی پیچھے پھوپھو اور دادو بھی تھیں۔
السلام وعلیکم! کیسی ہو ماہی نے آتے ہی اسے گلے ملتے پوچھا۔
وعلیکم السلام! کیسی ہونا ہے کل پیپر ہے اور پڑھنے کو دل ہی نہیں کر رہا۔ عینی نے ناک سکوڑ کر جواب دیا۔

تمہارے تو پھر بھی اچھے گریڈز آجائیں گے زیادہ برا حال تو میرا ہے۔ ماہی نے مصنوعی روتے کہا۔
دودن سے غائب تو ایسے رہی ہو جیسے ساری کتابیں حفظ کر لی ہوں۔ عینی نے اس کے بازو پہ ہاتھ مارا۔
نہیں یار بس وہ کچھ مصروفیت تھی۔ ماہی نے بتایا۔

اچھا چھوڑو چلو باقی سب سے ملتے ہیں۔ عینی اس کا ہاتھ پکڑتے ہال کی طرف چل دی۔
السلام وعلیکم! پھوپھو کیا حال ہے آپ کا۔ عینی نے سبینہ صاحبہ کو سلام کیا۔

Posted On Kitab Nagri

وعلیکم السلام!۔ وہ اس سے بات ہی سرد لہجے میں کرتی تھیں ابھی بھی اسی انداز میں بولتے وہاں سے اٹھ کر چلی گئیں۔

دادو آپ نے تو مجھے بہت مس کیا ہو گا ہے نا۔ اس نے بلیقے بیگم کو بلایا جو کبھی بھی اس کے کسی سوال کا جواب نہیں دیتی تھیں بس یہ کہتی تھیں کہ ایک دن یہ بھی تم لوگوں کو رنگ لگائے گی۔ اس ان کی یہ بات آج تک سمجھ نہیں آئی تھی۔ اتنے میں حدید صاحب بھی آگئے تو وہ ان سے باتیں کرنے لگ گئیں پھر سب نے مل کر کھانا کھایا۔ ماہی اور عینی تو کھانے کے بعد فوراً باہر لان میں آ گئیں۔

عینی میرا دل کر رہا ہے پیپر ز کے بعد کہیں گھومنے چلیں موڈ فریش ہو جائیں گے۔ ماہی نے اس کی رائے لینی چاہی۔

ہاں میں بھی یہی سوچ رہی ہوں چلو زری سے پوچھتے ہیں۔ عنایہ نے اسے تجویز دی۔ وہ لوگ ہال کی طرف جا رہی تھیں کہ ماہی کو کچھ یاد آیا تو وہ اسے زارون کے پاس جانے کا کہتی خود حدید صاحب کے کمرے کی طرف چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد آئی تو ان سے ملے بغیر باہر چلے گئی پیچھے ہی پھوپھو بھی تھیں جو بہت غصے میں لگ رہی تھیں۔ عینی نے اسے پیچھے سے آوازیں دیں مگر اس نے ایک نہ سنی۔ وہ زارون سے ہو کر اپنے کمرے میں جانے لگی کہ دادو نے اسے روک کر کہا اگر تم نے ماہی کے حق پر ڈاکہ ڈالا تو خود بھی ذلیل ہونے کے لیے تیار رہنا۔ وہ ان سے بحث کیے بغیر وہاں سے چلے گئی۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

www.kitabnagri.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

